106718 - پہلی بیوی کا دودھ پینے کی حالت میں دوسری بیوی سے پیدا ہونے والی بیٹی سے شادی کرنے کا حکم

سوال

ایك شخص كی دو بیویاں ہیں اور اس كی دونوں سے اولاد
بھی ہے، پہلی بیوی نے اپنے پڑوسی كے بیٹے كو بچپن میں دودھ پلایا اور جب بڑا ہو گیا تو رضاعی باپ نے اپنی دوسری كی بیٹی سے اس رضاعی بیٹے كی شادی كر دی، اس كا كہنا ہے كہ اس كی رضاعی بہن نہیں، كیونكہ اس لڑكی كی ماں سے اسے دودھ نہیں پلایا(یہ علم میں رہے كہ اسے دودھ پہلی بیوی نے پلایا ہے دوسری نے نہیں)، اس حالت میں كیا ہونا چاہیے ؟
لیكن اس عورت كو یہ یاد نہیں كہ كتنی بار دودھ پلایا ہے آیا پانچ رضاعت مكمل ہوئی تھیں یا نہیں، لیكن دودھ پلانے كا یقین ہے، اس مسئلہ كا حل كیا ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

جب كوئی عورت بچے كو دودھ پلائے تو وہ اس كا اور اس كے خاوند كا رضاعی بیٹا بن جاتا ہے، اور اس كے سارے بیٹے اور بیٹیوں كا رضاعی بھائی چاہے وہ دوسری بیویوں سے ہی ہوں، صرف یہ ہے كہ دودھ اس شخص كی وطئی سے ہو تو اس كی ساری اولاد اس كے رضاعی بھائی ہونگے.

شیخ ابن باز رحمہ اللہ كہتے ہیں:

" جب كوئی عورت بچے كو دو برس كی عمر كے اندر اندر پانچ رضاعت یا اس سے زیادہ دودھ پلا دے تو وہ اس كا اور اس كے خاوند جس كا دودھ ہے كا رضاعی بیٹا بن جاتا ہے، اور اس عورت اور اس مرد جس كا دودھ ہے كی ساری اولاد اس بچے كے رضاعی بہن بھائی ہونگے، اور دودھ والے شخص كی ساری اولاد چاہے وہ دوسری بیویوں سے ہو وہ بچے كے رضاعی بہن بھائی بن جائیگے " انتہی

دیكھیں: مجموع فتاوی ابن باز (22 / 274).

اور شیخ ابن باز رحمہ اللہ سے درج ذیل سوال بھی دریافت كیا گیا:

میں نے ایك عورت کا دودھ پیا پھر اس کے خاوند نے ایك عورت سے شادی کر لی اور اس بیوی سے بچے پیدا ہوئے تو کیا یہ بھی میرے بھائی ہونگے ؟

جواب:

اگر تو پانچ رضاعت اور اس سے زیادہ ہوں اور دودھ خاوند کی طرف منسوب ہو کیونکہ اس خاوند کی اولاد ہے تو وہ آپ کے رضاعی والد اور والدہ کی جانب سے رضاعی بھائی ہونگے، اور رضاعی والد کی دوسری بیوی بچے بھی آپ کے رضاعی والد کی جانب سے رضاعی بھائی ہونگے.

اور ایك رضاعت یا رضعہ یہ ہے کہ بچے ماں کا پستان منہ میں ڈال کر دودھ چوسے اور پھر کسی بھی سبب سے چھوڑ دے پھر پستان منہ میں ڈال کر دودھ پینا شروع کر دے حتی کہ دودھ اس کے پیٹ میں چلا جائے اور پھر چھوڑ دے اور پھر پینا شروع کر دے اسی طرح پانچ بار یا اس سے زائد بار کرے چاہے یہ ایك ہی مجلس میں ہو یا پھر کئی دفعہ میں ایك ہی دن میں ہو یا کئی دنوں میں لیکن شرط یہ ہے کہ بچہ دو برس کی عمر سے زائد نہ ہو، کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" رضاعت دو برس کی عمر میں ہوتی ہے "

اور اس لیے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سھلۃ بن سھیل کو فرمایا تھا:

" سالم کو پانچ رضاعت دودھ پلا دو تم اس پر حرام ہو جاؤ گی "

اور اس لیے بھی کہ صحیح مسلم اور جامع ترمذی میں عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے مروی ہے وہ بیان کرتی ہیں:

" قرآن مجید میں دس رضعات معلوم نازل ہوئی تھیں جن سے حرمت ثابت ہو جاتی تھی، پھر اسے پانچ معلوم رضاعت کے ساتھ منسوخ کر دیا گیا، اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات تك ایسے ہی تھا "

یہ لفظ ترمذی کے ہیں.

اللہ تعالی سب کو اپنے رضا والے کام کرنے کی توفیق دے " انتہی

دیکھیں: مجموع فتاوی ابن باز (22 / 305).

دوم:

حرام کرنے والی رضاعت کے لیے دو شرطیں ہیں:

پہلی شرط:

پانچ یا اس سے زائد رضاعت ہوں کیونکہ عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کی حدیث میں ہے وہ بیان کرتی ہیں:

" قرآن مجید میں دس معلوم رضعات نازل ہوئی تھیں، پھر انہیں پانچ معلوم رضاعت کے ساتھ منسوخ کر دیا گیا ... "

صحیح مسلم حدیث نمبر (1452).

دوسری شرط:

یہ رضاعت دو برس کی عمر میں ہو (یعنی بچے کی عمر کے پہلے دو برس کی عمر میں) اس کی دلیل درج ذیل حدیث ہے:

عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" رضاعت وہ ہے جو انتڑیوں کو بھر دے "

سنن ابن ماجۃ حدیث نمبر (1946) یہ حدیث صحیح ہے دیکھیں صحیح الجامع حدیث نمبر (7495).

اور امام بخاری رحمہ اللہ صحیح بخاری میں کہتے ہیں:

" دو برس کے بعد رضاعت تسلیم نہ کرنے والے کا بیان کیونکہ اللہ تعالی کا فرمان ہے: پورے دو برس جو رضاعت پوری کرنی چاہے "

اور رضاعت کی تعریف یہ ہے کہ: بچے ماں کا دودھ منہ میں ڈالے اور اس کو چوسے اور پھر خود ہی اسے سانس لینے کے لیے چھوڑ دے یا منتقل وغیرہ ہونے کے لیے خود ہی چھوڑے تو یہ ایك رضاعت کہلاتی ہے.

اور اس میں سیر ہو کر اور پیٹ بھر کر دودھ پینا شرط نہیں، بلکہ جب وہ دودھ کتی بھی کمیت میں چوس لے اور وہ اس کے معدے میں داخل ہو جائے تو یہ رضاعت شمار ہو گی.

لہذا جب یہ ثابت ہو جائے تو رضاعت کے احکام یعنی نکاح و غیرہ کی حرمت ثابت ہو جائیگی.

سوم:

لیکن رضاعت کی تعداد میں شك پیدا ہو جائے اور پانچ رضاعت کا یقین نہ ہو تو پھر حرمت ثابت نہیں ہو گی.

اس کے متعلق ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

اور جب رضاعت میں یا رضاعت کی تعداد میں شك پیدا ہو جائے کہ آیا تعداد مکمل ہوئی ہے یا نہیں تو پھر حرمت ثابت نہیں ہو گی، کیونکہ اصل عدم رضاعت ہے لہذا یقین شك کے ساتھ زائل نہیں ہو سکتا "

دیکھیں: المغنی (11 / 312).

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

جب رضاعت پوری ہونے میں شك ہو وہ یہ کہیں کہ بچے نے اس عورت کا کئی بار دودھ پیا ہے، لیکن ہمیں یہ معلوم نہیں کہ پانچ بار پیا یا اس سے کم ؟

تو پھر حرمت ثابت نہیں ہو گی کیونکہ اصل حلت ہے، اور یہاں ہمیں پانچ سے کم رضاعت کا یقین ہے پانچ کا نہیں، اور اکثر ایسا ہی ہوتا ہے، تو وہ لوگ جو رضاعت کے متعلق دریافت کرتے ہیں ہمیشہ ہم ان سے کہتے ہیں:

کتی رضاعت ہوئی تو وہ جواب دیتے ہیں: ہمیں علم نہیں تو اس کا جواب یہ ہے کہ:

حرمت نہیں ہے، اور وہ اس وقت تك رضاعی بیٹا نہیں جب تك یہ یقین نہ ہو جائے کہ اس نے پانچ رضاعت پوری کی ہیں " انتہی

دیکھیں: الشرح الممتع (13 / 454).

اور جب پانچ رضاعت کا یقین ہو جائے تو پھر خاوند اور بیوی کے درمیان علیحدگی کرا دی جائے کیونکہ وہ عورت اس کے لیے حلال نہیں.

واللہ اعلم .